ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ماخذ تحقیقی مجلہ

مسز رفعت چوہدری

پی ایچ ڈی اسکالر (اقبالیات)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ ترین

سابق پروفیسر، شعبہ اُردو، بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

علامہ محمد اقبال کی شاعرانہ اور مفکرانہ سوچ پر قرآنی اثرات

Mrs. Rifat Choudhry
Scholar PhD (Iqbal Studies), AIOU, Islamabad.
Professor Dr Rubina Tareen
Ex Professor, Department of Urdu, BZU, Multan.

The Quranic Influences on the Poetic and Intellectual thoughts of Allama Muhammad Iqbal

This paper delves into the profound influences of the Quran on the poetic and intellectual ability of Allama Muhammad Iqbal. Through careful analysis, it explores how Iqbal masterfully incorporated Quranic principles and ideas into his literary and philosophical compositions, thereby enriching his work with profound depth and meaning. By examining key aspects of Iqbal's poetry and intellectual discourse, this study illuminates the intricate ways in which Quranic teachings shaped his creative expression and ideological outlook. Through a thorough examination of primary sources and scholarly insights, this article aims to provide a inclusive understanding of Iqbal's engagement with Quranic themes, highlighting the thoughtful resonance between his poetic vision and the everlasting wisdom of the Quran.

Key Words: *Quranic Influences, Poetry, Intellectual Mastery, Symbols, Verses, Egoism.*

یہ بات بالکل بھی عجیب نہیں ہے کہ کوئی بھی بڑا تخلیق کار کسی بڑی شخصیت یا کسی کتاب سے متاثر ہو اور پھر وہ اس شخصیت یا کتاب کے افکار کو اپنے اندر جذب کر کے ان کا اظہار نہ کرے۔ مسلم شعراء اور ادباء پر قرآن پاک اور سیرتِ طیبہ کے واضح اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ مولانا حالیؔ اور مولانا شبلی نعمانی جیسی شخصیات کی شاعری اور

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تحریروں پر سیرتِ طیبہ کے اثرات کی جھلک واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ بالکل اِسی طرح علامہ محمد اقبال کی نظموں اور غزلوں میں قرآن پاک کے اثرات اور واضح اشارے پائے جاتے ہیں۔

قرآن مجید کا اثر علامہ محمد اقبال کی شخصیت، ان کے تصورات اور خیالات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ قرآن پاک کے اثرات ان کے اسلوب اور لفاظی پر بھی نمایاں ہیں۔ وہ اپنے کلام کی شرینی، تراکیب اور الفاظ قرآن مجید سے اخذ کرتے ہیں۔ اسلوب اور آہنگ ہی نہیں بلکہ علامہ محمد اقبال کی شاعری میں علامتیں اور پیکر بھی قرآن مجید کی طرف سے ماخوذ ہیں۔ بیشتر الفاظ جیسے ایمان، کفر، توحید، شہادت، لا الہ، لا تخف، لا تحزن، بشیر، نذیر، قم باذن اللہ، نظر اور مسجد وغیرہ قرآن سے حاصل شدہ ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے پیغمبروں کی علامات بھی قرآن مجید سے ہی لی ہیں اور تاریخی شخصیات کو ان کی تاریخی حیثیت سے کم اور علامتوں کی حیثیت سے زیادہ دیکھا ہے۔ جیسا کہ آتشِ نمرود، درخت طور، خلیل و نمرود اور موسیٰ و فرعون جیسی تراکیب کا ماخذ بھی قرآن ہے۔

علامہ محمد اقبال کے اشعار میں بالواسطہ یا بلا واسطہ قرآنِ مجید اور تاریخِ اسلام کا ذکر جا بجا ملتا ہے۔ شاید ہی کوئی نظم یا غزل ایسی ہو جس میں ان عنوانات پر شعر نہ کہے گئے ہوں۔

تیرے ضمیر پر جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے رازی نہ صاحبِ کشف (۱)

علامہ اقبال نے قرآن کو صرف ایک کتاب سمجھ کر محض نیکی کے حصول کے لیے نہیں پڑھا بلکہ کلام الٰہی کو اپنے دل پر اترتا ہوا محسوس کیا اور مطالب و مفاہیم پر ہمیشہ غور و غوض فرمایا اور اسے اپنی شاعری کا موضوع اور حاصل بنایا۔ علامہ نے بہت سے تصورات کو نئے انداز اور معانی کے اعتبار سے روشناس کیا۔ جیسا کہ عقل، علم، عشق، خودی، مومن، تقدیر اور ہجرت وغیرہ ان میں نمایاں طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان الفاظ کی پیکر تراشی کے تین اہم ماخذ ہیں۔ قرآن و سنت، تاریخ اور عالمِ فطرت۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن (۲)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

قرآن مجید سے ماخوذ جو علامتیں علامہ اقبال استعمال کرتے ہیں وہ تعمیرِ حرم، معمارِ حرم، دریائے خلیل، شاخِ خلیل، آتش نمرود، ضربِ کلیم، ید بیضا، نغمہ جبریل اور صور اسرافیل وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کے پیش نظر علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی شاعری میں اسرارِ قرآن کے موتی پروئے ہیں اور نورِ قرآن سے شبِ تاریک کو سحر کے نور سے آشنا کیا ہے۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی (۳)

علامہ اقبال کے ہاں قرآنی تلمیحات کا خوبصورت اور عمدہ استعمال ہے جس نے نہ صرف ان کے شعری کمال کو بلند پروازی بخشی ہے بلکہ ان کے تخیلات کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ قرآن میں "شراباً طھوراً" کا ذکر ہوا ہے۔ بانگِ درا کی نظم " عشرت امروز" میں اس تلمیح کو اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

نہ مجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیام عیش و سرور
نہ کھینچ نقشہ کیفیت شراب طہور (۴)

علامہ اقبال نے یہ تلمیح سورہ الدہر کی آیت نمبر اکیس سے اخذ کی جس میں فرمایا گیا کہ " اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پلائے گا"۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے مبارک نام کو بلند مقام عطا فرمایا اور سورہ الم نشرح میں " ورفعنالک ذکرک" کے الفاظ رسول مکرم ﷺ کے لیے کہے۔ علامہ اقبال نے ان الفاظ کو اپنی نظم "جواب شکوہ" میں کچھ اس طرح سے استعمال کیا:

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیاباں میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھے (۵)

کلام اقبال کے عمیق مطالعے سے یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ علامہ محمد اقبال کا انداز فکر و نظر قرآنی ہے۔ علامہ محمد اقبال اپنی ارفع ترین علمی و فکری اور روحانی سطح پر قرآن مجید کے اسرار و رموز، اسرار تکوین حیات اور حکمت و معرفت کی گہرائی بیان کرتے ہیں۔ رموز بے خودی کی نظم "عرض حال مصنف بحضور رحمتہ اللعالمین" میں اقبال عرض گزار ہیں کہ:

گر دم آئینہ بے جوہر است
ور بحرفم غیر قرآن مضمر است (۶)

اگر میرے دل کا آئینہ جوہر سے خالی ہے تو میرے کلام میں قرآن کے علاوہ کچھ اور پوشیدہ ہے۔

پردہ ناموس فکرم چاک کن
این خیابان راز خارم پاک کن (۷)

"اگر میں قرآن پاک کے علاوہ کچھ اور کہہ رہا ہوں تو آپ میرے فکر کے شرف کا پردہ چاک فرما دیجے اور دنیا کو میرے کانٹے سے پاک کر دیجیے"۔

علامہ محمد اقبال نے قرآنی آیات یا الفاظ کی منظوم ترجمانی اپنے کلام میں تین طرح سے کی ہے ایک تو یہ کہ اُنہوں نے قرآن کے الفاظ کو اپنے اشعار میں ہو بہو استعمال کیا ہے دوسرا یہ کہ کسی بھی قرآنی آیت کی منظوم ترجمانی کرتے ہیں اور تیسرا یہ کہ قرآن کے الفاظ کو اپنی نظموں کا موضوع بنا دیتے ہیں جیسے بال جبریل کی نظم " الارض لِلّٰہ" جس کے ہر مصرعے میں بہت سی آیات کا اطلاق ہوتا ہے۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد سازگار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نور آفتاب؟

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کس نے بھر دي موتیوں سے خوشہء گندم کي جیب
موسموں کو کس نے سکھلائي ہے خوئے انقلاب؟
دہ خدایا! یہ زمیں تیري نہیں، تیري نہیں!
تیرے آبا کي نہیں، تیري نہیں، میري نہیں! (۸)

عقل مند دانا اور مدبر لوگ قرآنی آیات مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیوں کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں: "ربنا ما خلقت ھذا باطلا" یعنی اے ہمارے رب! آپ نے یہ ساری کائنات فضول پیدا نہیں کی ہے۔

بطور انسان ہم کائنات میں ہونے والی اہم تبدیلیاں دیکھتے رہتے ہیں اور لیل ونہار کی حرکت کے ساتھ زمانے کے خاموش اُتار چڑھاؤ کا بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نشانیاں ہیں ایسی قرآنی حقیقت کو اُجاگر کرنے کے لیے علامہ محمد اقبال نے اپنے بلیغ شاعرانہ پیرائے میں بھی: "روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" کے عنوان سے کہا ہے:

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سُورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھُپا دیکھ
ایّامِ جُدائی کے سِتم دیکھ، جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکۂ بیم و رجا دیکھ!
سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دُور سے گردُوں کے ستارے
ناپید ترے بحرِ تخیّل کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تعمیرِ خودی کر، اثرِ آہِ رسا دیکھ![9]

علامہ محمد اقبال نے جتنے بھی فلسفے پیش کیے یا جتنے بھی علائم وتراکیب ان کی شاعری میں ملتی ہیں ان سب کا ماخذ قرآن مجید ہے۔ علامہ کا نظریہ تھا کہ دنیا میں سرخروئی اور سربلندی کا راز قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اپنانے میں مضمر ہے اور ذلت وخواری کی بنیادی وجہ بھی قرآن کی تعلیمات سے دوری ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر[10]

اس شعر کا پہلا مصرع سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹ کا مفہوم ہے۔ ترجمہ: اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہو اور دوسرا مصرع سورہ فرقان کی آیت نمبر ۳۰ کا ترجمہ ہے یعنی رسول اللہ تارکین قرآن کے سلسلہ میں اپنے رب کے سامنے خود گواہی دیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔ اس سے بڑھ کر شرمندگی اور ذلت کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے۔

علامہ محمد اقبال کے کلام میں بلاغت وفصاحت اور ایجاز واختصار کے جو اعلیٰ نمونے ملتے ہیں وہ قرآن کا ہی دین ہے۔ ان کے نزدیک قوم کو سربلند اور کامیابی وکامرانی سے سرفراز کرنے والی چیز صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔ اسی لیے اُنہوں نے متعدد مقامات پر مختلف پیرایے میں قرآن کو اپنانے کی دعوت دی۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار[11]

علامہ محمد اقبال کا کلام ان کے ہم عصروں میں جو سب سے ممتاز ہے اس کی بنیادی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اقبال نے غور وفکر کا محور کلام اللہ کو بنایا اور ظاہر سی بات ہے یہ کلام رہتی دنیا تک پوری انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال قرآن کے مطالب ومفاہیم کو سمجھنے کے لیے قرآن پڑھتے وقت اپنے اوپر وہ کیفیت طاری کر لیتے گویا خود قرآن ان سے مخاطب ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

علامہ محمد اقبال کا مطالعہ بہت وسیع تھا وہ بیک وقت متعدد علوم وفنون پر دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ ہر فن کے سلسلہ میں مخصوص رائے بھی رکھتے تھے اسی لیے انہوں نے اپنے کلام کو ترجمانِ الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔ اس کا اندازہ بال جبریل کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

محمد بھی تیرا جبریل بھی قرآن بھی تیرا

مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا (۱۲)

علامہ محمد اقبال کے شعری کلام میں بڑی تعداد ایسے اشعار کی ہے جو قرآن پاک کی آیات کے براہِ راست تراجم ہیں۔ قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ کئی صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا خلاصہ علامہ محمد اقبال نے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے:

کشتیِ مسکین، جانِ پاک، دیوارِ یتیم

علمِ موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش (۱۳)

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کو اپنی ایک غزل میں کس قدر خوبصورتی سے پیش کیا:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی (۱۴)

ان اشعار سے اقبال کے تراجم کی نوعیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اقبال کس قدر خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔ ان کے اُردو اور فارسی کلام میں وافر حصہ قرآنی آیات کے تراجم کا ہے۔ اسی وجہ سے علامہ محمد اقبال کے کلام میں ایسی خوبصورتی ہے جس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ علامہ محمد اقبال قرآن کو مسلمانوں کے لیے رحمت اور اس کی تعلیمات و قوانین کو شرح قرار دیتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک زندگی کے ہر معاملے میں قرآن پاک کو راہنما بنا کر محوِ سفر ہونا چاہیے تاکہ انفرادی اور ملی و قومی زندگی میں فلاح پا سکیں۔ اقبال کے نزدیک اگر مسلمان اپنے حال کو پھر شاندار بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے گردشِ ایام کو پیچھے دوڑانے کی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ مذہب اسلام کے پیروکار بنیں۔ ذاتِ باری کی یکتائی کو دل سے تسلیم کرتے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہوئے قرآنی تعلیمات سے عملی طور پر دلوں کو منور کریں تو پھر وہ دن دور نہیں جب تابناک ماضی پھر سے زندہ و تابندہ ہو جائے گا اور مسلمان پھر سے غالب آجائیں گے۔ علامہ محمد اقبال کے نزدیک قرآن پر عمل پیرا ہونا مسلمانوں کی آزادی اور حریت فکر و عمل کا ضامن ہے۔ اقبال چاہتے تھے کہ مسلمان قرآن کے حقیقی پیروکار بن جائیں تاکہ وہ معاشی بدحالی اور زوال سے باہر نکل آئیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معارفِ ایمانی اور علم و حکمتِ قرآنی کے سلسلے میں علامہ محمد اقبال رومی ثانی تھے۔ جس طرح مثنوی مولانا روم قرآن پاک کا ترجمہ ہے، اسی طرح علامہ اقبال کا کلام فکر و پیغام قرآن ہی کی ترجمانی ہے۔ علامہ محمد اقبال نے مشرق اور مغرب کے فلسفے پڑھے، قدیم و جدید کا مطالعہ کیا لیکن ان کے قلب و ذہن کو سکون قرآن کے مطالعہ سے ملا۔ عظمت قرآن کا انکشاف جس شدت کے ساتھ علامہ اقبال پر ہوا شاید ہی کسی اور پر ہوا ہو۔ علامہ محمد اقبال کے مطابق کتابِ الٰہی سے دوری ہی مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب ہے یہی وجہ ہے کہ علامہ محمد اقبال نے مسلمانوں کو ساری زندگی اپنے کلام کے ذریعے یہی احساس دلایا کہ مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا انحصار "احیائے قرآن" سے عبارت ہے۔

> "علامہ اقبال کے نزدیک تطہیرِ ذہن اور تعمیر فکر کا واحد ذریعہ ہی یہ کہ اسرارِ دین فاش کیے جائیں۔ اور نوعِ انسانی کے سامنے نقطہ ہائے شرع میں وضاحت کی جائے۔ خود تزکیۂ نفس قلب اور تجلیہ روح کا کارگر اور موثر ذریعہ بھی قرآن حکیم ہی ہے"۔(۱۵)

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک و ملت کی حالتِ زار پر سنجیدگی سے غور و فکر کیا جائے اور علامہ محمد اقبال کی فکر پر عمل کرتے ہوئے قرآنی ہدایت اور رہنمائی کو اپنی زندگیوں میں شامل کیا جائے کیونکہ مسلمان جب بھی زوال کا شکار ہوئے تو اس کا سبب قرآن سے دوری ہی بنا۔ ہمیں اپنی تہذیب کو از سر نو زندہ کرنے کے لیے تمام منطقوں کو بالائے طاق رکھ کر قرآن کو اولین کسوٹی مان لینا چاہیے۔ علامہ محمد اقبال نے زبانی نہیں بلکہ عملی و عقلی طور پر قرآن کو سمجھا اور قرآن کے اصولوں کی پرکھ پر علم، فلسفہ، سائنس اور عمرانی علوم کے حاصلات کو قبول کیا۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

علامہ محمد اقبال کے نزدیک ملت کے ہاتھ سے جب قرآن نکل گیا تو اس کے اجزاء خاک کی طرح منتشر ہو گئے اقبال بجا طور پر کہتے ہیں کہ اسلام کا تصور حیات جامد نہیں ہے مغرب کی جانب سے پھیلائے گئے فاسد فکری نظام کا قلع قمع ان کے نزدیک قرآن سے کسب فیض کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔

قرآن ہر دور کے لیے ایک لائحہ عمل اور ضابطۂ حیات ہے۔ ہر عہد کے اپنے تقاضے ہیں اور یہ تقاضے آنے والے دور میں اپنے تجربات اور مفادات تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ قرآن انسان کو تسخیرِ کائنات کی دعوت دیتا ہے۔ نیز مذہب کو انسانی زندگی میں ذاتی اور انفرادی حیثیت دینے کی بجائے خاص جگہ عطا کرتا ہے۔ علامہ محمد اقبال کی کامیابی کا راز بھی یہی ہے کہ انہوں نے قرآنی تعلیمات کے مطابق مسلم نشاۃ ثانیہ کی اساسیات کی تدوین کا شعور بیدار کیا۔

"اقبال کو قرآن سے شغف تھا اور وہ بغیر اس کے ایک قدم چلنا بھی گناہ سمجھتے تھے"۔(۱۶)

موجودہ دور میں ہمیں سوچ بچار کرنا چاہیے کہ ہم کیوں لا معنی اور فضول باتوں پر اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے میں مصروف ہیں اور قرآن نے جو بار بار تفکر، تدبیر اور تعقل پر زور دیا ہے اس کو ہم کیوں فراموش کر گئے ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے غالباً اسی صداقت کے پس پردہ اپنے یہ اشعار رقم کیے ہیں کہ:

کافی بیدار دل پیش صنم
بہ ز دیندارِ کہ خفت اندر حرم (۱۷)

یعنی وہ کافر جو بت کے سامنے بھی بیدار مغز رہتا ہے، اس دیندار سے بہتر ہے جو مسجد و ممبر میں سویا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

دین کافر فکر و تدبیر و جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد(۱۸)

اسی مفہوم کو علامہ محمد اقبال نے اُردو میں کچھ اس طرح پیش کیا:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق (۱۹)

علامہ محمد اقبال کے نزدیک قرآنِ حکیم عظیم الشان نفسیاتی اور ذہنی انقلاب کا مظہر ہے۔ جس نے ہر دور کے ذی حس اور باصلاحیت نابغاؤں کو زبردست متاثر کیا ہے۔ اپنے پہلے خطبے میں علامہ محمد اقبال اسی حقیقت کی پردہ کشائی کرتے ہوئے گوئٹے اور ایکرمین کی مثال دیتے ہوئے قرآن کی عملی عظمت کو جاگر کرتے ہیں:

"The main purpose of Quran is to awaken in men the higher consciousness on his manifold relations with Allah and universe. It is the view of this essential aspect of the Quranic teachings that Goethe, while making a general review of Islam as an essential force said to Eckerman: you see this teaching never fails with all your systems; we cannot go and generally speaking no man can go, father than that".

(M. Iqbal, Dr, The Reconstruction of Religious thoughts in Islam)

"گویا قرآن کا سب سے اہم مقصد ہی یہ ہے کہ انسان میں اللہ اور کائنات کے ساتھ گنا گوں روابط کا اعلیٰ شعور اجاگر کیا جائے۔ اس سے یہی حقیقت متشرح ہوتی ہے کہ قرآن انسان کو اپنے ماحول سے الگ اور بے خبر رہنے کی بجائے اس سے گہرا ربط قائم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لہٰذا علامہ کے نزدیک قرآنی تعلیمات کا یہی وہ لازمی پہلو ہے جس کے پیشِ نظر معروف جرمن مفکر گوئٹے نے یہ اعتراف کیا تھا کہ نہ صرف ہمارا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

فکری نظام اسلامی تعلیمات کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے بلکہ آئندہ بھی کوئی شخص ان تعلیمات سے قدم بھی آگے نہ بڑھا سکے گا"۔

مذکورہ بالا خطبے میں علامہ محمد اقبال نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآن حکیم کا مقصد مشاہدہ فطرت کے اندر پنہاں حقائق کا شعور انسان کے دل و دماغ میں پیدا کرنا ہے۔ قرآن کے ہر صفحے پر انسان کو مشاہدے اور تجربے کے ذریعے علم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مشاہدے اور نظریے کے اسی امتزاج سے مسلم علماء اور دانشوروں نے جدید سائنس کی بنیاد رکھی۔ علامہ محمد اقبال اسی لیے قرآن و سائنس یا کتاب و حکمت دونوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں:

برگ و ساز ما کتاب و حکمت است

ایں دو قوت اعتبار ملت است [۲۰]

علامہ محمد اقبال کے نزدیک قرآن مجید کی قوت تاثیر کی سب سے بڑی وجہ اعجاز ہے۔ ایک جگہ یوں نغمہ سنج ہوتے ہیں۔

آں کتابِ زندہ، قرآنِ حکیم

حکمتِ او لایزال است و قدیم

نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات

بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

حرف ولاریب نے، تبدیل نے

آیہ اش شرمندۂ تاویل نے [۲۱]

علامہ اقبال ملت مسلمہ کو اسی لیے آپس میں الجھنے کی بجائے روح قرآن تک پہنچنے کی ترغیب دیتے ہیں اور عصری تقاضوں کے مطابق قرآن کی طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد علامہ اقبال کو عہدِ حاضر میں اعجازِ قرآن کا مظہر قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"میرے نزدیک عہدِ حاضر میں قرآن کے اعجاز کا سب سے بڑا مظہر علامہ اقبال کی شخصیت ہے"۔ بیسویں صدی میں علامہ اقبال جیسا شخص جس نے وقت کی اعلیٰ ترین سطح پر علم حاصل کیا۔ جس نے مشرق و مغرب کے فلسفے پڑھ لیے۔ جو قدیم اور جدید دونوں کا جامع تھا۔ جو جرمنی اور انگلستان میں جا کر فلسفہ پڑھتا رہا۔ اس کو اس قرآن نے اس طرح possess کیا اور اس پر اس طرح چھاپ قائم کی کہ اس کے ذہن کو سکون ملا تو صرف قرآن حکیم سے اور اس کی تشنگی علم کو آسودگی حاصل ہو سکی تو صرف کتاب اللہ سے، گویا بقول خود ان کے:

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں (۲۲)

علامہ محمد اقبال کی زندگی پر عظیم کتاب جس قدر اثر انداز ہوئی اتنا وہ تو کسی شخصیت سے متاثر ہوئے اور نہ ہی کسی کتاب نے ان پر ایسا اثر ڈالا۔ علامہ کے نزدیک ملت اسلامیہ کے مشکلات کی بڑی وجہ قرآن حکیم سے دوری اور اس کی تعلیمات سے چشم پوشی ہے۔ اس لیے پر شکوہ الفاظ اور حد درجہ درد انگیز لہجے میں یوں گویا ہوتے ہیں:

خوار از مہجوری قرآن شدی
شکوہ سنج گردش دوران شدی
اے چوں شبنم بر زمین افتندہ
در بغل داری کتاب زندہ کی (۲۳)

علامہ اقبال کی نظر میں قرآن کوئی ایسی نظریاتی کتاب نہیں ہے جو انسان کی زندگی یا اس کائنات کی تہہ در تہہ پہناؤں سے لا تعلق ہو۔ بلکہ قرآن رشد و ہدایت کے پورے نظام کو زندگی اور کائنات کے حوالوں اور ان کے تقاضوں سے ترتیب دیتا ہے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق انسان اور کائنات کی تخلیق بغیر کسی مقصد کے عمل میں نہیں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

لائی گئی بلکہ اس کائنات کا ہر مظہر کسی نہ کسی پوشیدہ حقیقت کے اظہار کا نام ہے۔ ان پوشیدہ مظاہر کے ظاہر ہوتے ہی اہل علم پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے رب! آپ نے اس کائنات کو عبث پیدا نہیں کیا۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۴۰۲

۲۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۵۵۸

۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۳۵۶

۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۱۵۲

۵۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۲۲۷

۶۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۲۲۱

۷۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۲۲۷

۸۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۴۶۰

۹۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۴۴۲

۱۰۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۱۵۱

۱۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۴۳۹

۱۲۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۳۴۶

۱۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۲۸۴

۱۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۳۵۸

۱۵۔ اسرار احمد، ڈاکٹر، اقبال اور ہم، ص ۳۱

۱۶۔ غلام مصطفی خان، ڈاکٹر، بحوالہ مقدمہ برہان اقبال، ص 2

۱۷۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۶۲۷

۱۸۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۵۳۸

۱۹۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص ۵۳۰

۲۰۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۵۱۸

۲۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۵۸۷

۲۲۔ اسرار احمد، ڈاکٹر، اعجاز قرآن، مشمولہ بیان القرآن، ص ۱۲۵

۲۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص ۳۰۰